❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

جُعِلَ التُّرَابُ لِی طَھُوْرًا (حضرت محمدؐ)

مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنادیا گیا

(تقریر نمبر 9)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (النساء:44)

یعنی تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

خدا سے چاہیے ہے لو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی راحت و آرام دل کا
اُسی سے روح کو ہے شادمانی

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال غنیمت جمع ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"اے ابوذر! انہیں لے کر دیہات کی طرف چلے جاؤ۔"

چنانچہ مَیں مقام رَبذہ کی طرف آ گیا۔ وہاں مجھے جنابت لاحق ہوتی اور میں پانچ چھ دن ویسے ہی رہ جایا کرتا تھا۔ پھر میں نبیؐ کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے فرمایا: ابوذر ہو؟ مَیں چپ رہا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم کرے، تیری ماں کے لیے خرابی ہے۔ پھر آپؐ نے میرے لیے ایک سیاہ فام باندی کو بلایا، جو ایک بڑے برتن میں پانی لے آئی۔ پھر ایک کپڑے کے ذریعے میرے لیے پردہ کیا۔ مَیں نے سواری کی اوٹ لی اور غسل کیا۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا مَیں نے کوئی پہاڑ اُتار دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"الصعيدُ الطيِّبُ وُضُوءُ المسلم ولو إلى عشر سنين، فإذا وجدتَ الماء فأَمِسَّهُ جِلدَكَ فإن ذلك خيرٌ "

(رواه أبو داؤد والترمذی والنسائی وأحمد)

کہ پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو ہے، اگرچہ دس برس تک پانی نہ پائے۔ پھر جب تم پانی پا جاؤ، تو اس کو اپنے بدن پر بہا لو۔ اس لیے کہ یہ بہتر ہے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز پڑھا کر فارغ ہو کر پھرے تو آپؐ نے ایک آدمی کو الگ تھلگ بیٹھے دیکھا، جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ اس نے جواب دیا: مَیں جنابت میں مبتلا ہو گیا ہوں، لیکن غسل کے لیے پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس مٹی ہے۔ اُس سے تیمم کر لو۔ یہی تمہارے لیے کافی ہے۔

(صحیح البخاری مع الفتح)

سعید بن عبد الرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جُنبی ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا۔ تو حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا۔ کیا آپؓ کو یاد نہیں کہ ہم یعنی مَیں اور آپ ایک سفر میں تھے۔ آپؓ نے تو نماز نہ پڑھی اور مَیں تو مٹی میں جانوروں کی طرح لوٹا اور نماز پڑھ لی۔ گویا پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کیا۔ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو صرف اس طرح کافی تھا اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے۔ پھر ان پر پھونکا اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

(صحیح بخاری کتاب التیمّم حدیث 338)

معزز سامعین! اِس سے قبل آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بارے بیان کی گئی خصوصیات و خصائل میں سے وَجُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّي یعنی میرے لیے پوری روئے زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے، تو میری امت کے کسی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ملے، نماز پڑھ لے، والی خصوصیت پر الگ سے تقریر کر چکا ہوں۔ گو اِس تقریر میں مٹی کی پاکیزگی اور اِس سے تیمّم کرکے نماز پڑھنے کا ذکر ہو چکا ہے تاہم اِس حوالہ سے الگ سے تقریر کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی ہے کیونکہ آپؐ نے جُعِلَ التُّرَابُ لِیْ طَهُورًا کے الفاظ میں الگ سے اپنی دوسرے انبیاء پر فضیلت بیان فرمائی ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ فضیلت اِن الفاظ میں بھی ملتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ کہ پانی نہ ملنے کی صورت میں زمین کی مٹی کو ہمارے لیے حصولِ طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

یہ حدیث شریعت اسلامیہ کے امتیازات میں سے ایک امتیاز کی نشان دہی کرتی ہے۔ وہ ہے پانی کی غیر موجودگی میں تیمّم کے ذریعے پاکی حاصل کرنے کی طرف رہ نمائی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِس عمل کے لئے "الصعید الطیب" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یعنی زمین کی پاک مٹی یا اس طرح کی کوئی اور شئ جو زمین کے اوپر ہو اور اسی کی جنس سے ہو۔ "وَضوء المسلم" کے الفاظ میں پاک مٹی کو طہارت کے حصول میں پانی کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم پر وُضو کے پانی کا اطلاق کیا کیوں کہ یہ اس کا قائم مقام ہے۔ پانی کے بدلے میں تیمّم کرنے کی یہ فراہم کردہ آسانی تب تک جاری رہتی ہے، جب تک عذر باقی رہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے"۔ یہاں دس سے مراد کثرت کا بیان ہے۔ اسی طرح اگر اُسے پانی تو مل رہا ہو، لیکن پانی کے استعمال میں کوئی اَور چیز مانع ہو، تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمّم وضو کے قائم مقام ہے، اگرچہ اس سے حاصل شدہ طہارت ہلکی ہوتی ہے، لیکن یہ ضرورت کی وجہ سے طہارت ہے تاکہ نماز کا وقت نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ اس کے باوجود جب پانی مل جائے اور اس کی استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے، تو تیمّم ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے نبیؐ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی اس بات کی طرف راہ نمائی فرمائی کہ حصولِ طہارت میں جو شے اصل ہے۔ یعنی پانی کا استعمال، اس کی طرف رجوع کریں۔ آپؐ نے فرمایا: "جب تمہیں پانی مل جائے، تو اسے اپنے جسم پر بہاؤ" یعنی حصولِ طہارت کے لیے وضو یا غسل کرتے ہوئے جسم تک اسے پہنچاؤ اور اس پر اسے انڈیلو۔

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے: "جب اسے پانی مل جائے، تو وہ اسے اپنی جلد پر بہائے، یہ اس کے لیے زیادہ اچھا ہے" آپؐ نے بتایا کہ پانی کو دیکھتے ہی تیمم ختم ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اسے پانی کے استعمال کی قدرت بھی ہو۔

ایک اور فضیلت یہ ہے کہ مسلمان جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے، وہیں نماز ادا کریں جبکہ سابقہ اُمتوں کے لوگ نماز کی ادائیگی اپنے گرجا گھروں اور کلیساؤں، کنیسوں اور عبادت گاہوں میں کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھ سے پہلے لوگوں کو نمازیں اپنے کنائس میں پڑھنے کا پابند کیا گیا تھا۔"

(فتح الباری 1/587)

لیکن اُمّتِ مسلمہ کے لیے نماز کے لیے مقامات کی تعیین کو اٹھا دیا گیا اور ساری زمین کو مسجد کا درجہ دے دیا گیا حتّٰی کہ فرمایا اگر پانی نہ ملے تیمم کرکے نماز پڑھ لے۔ نوافل کے لیے مسجد کی پابندی ضروری نہیں۔ البتہ فرض نماز حتی المقدور مسجد ہی میں ادا کرنی چاہیے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے جو شخص اذان سنتا ہے، پھر نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں نہیں آتا تو اس کی نماز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔

(سنن ابن ماجہ حدیث 793)

گو مسلمانوں کے لئے ساری زمین کو مسجد اور پاک کر دیا گیا ہے مگر غسل خانے (حمام)، قبرستان، اونٹوں کے باڑے اور دیگر ناپاک جگہوں اور نجس مقامات کی مٹی پاک نہیں۔ اس پر علما کا اجماع ہے۔ جس شخص کو پانی کے استعمال سے کوئی ضرر پہنچتا ہو، اس کا بھی وہی حکم ہے، جو اس شخص کا ہے، جسے پانی دستیاب نہ ہو۔

ساری زمین پر نماز کی ادائیگی صحیح ہے اور پاک کرنے والی کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی زمین پر تیمّم صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیوار پر تیمم کرنا ثابت ہے۔ بعض روایت میں تربت یا حضرت علیؓ سے مروی ایک حدیث میں لفظ تراب آیا ہے۔ تراب کا لفظ استعمال ہوا ہے جیسے جُعِلَ التُّرَابُ لِیْ طَھُوْرًا کہ مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا گیا اور قرآن میں جو صعید کا لفظ ہے اس سے بھی بعضوں نے مٹی مراد لی ہے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ پانی نہ ہونے یا اِس کے مضرّ استعمال سے بچنے کے لئے تیمّم کے لئے پاک مٹی کا استعمال کرنا چاہئے بلکہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ پانی نہ ہونے کی صورت میں استنجا کے لئے بھی پاک مٹی کا استعمال سُنَّتِ رسولؐ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنے کی تعلیم دی ہے اور کسی ہڈی یا گوبر کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّلؓ سورۃ النساء آیت 44 کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

”عَابِرِیْ سَبِیْلٍ جو لوگ انگریزی پڑھے ہوئے نہیں اور ان کو ریل وغیرہ کے سفر میں نہانے کا موقع نہ ملے یا آسانی سے نہ ملے تو ایسے مسافر کو تیمّم کر کے نماز پڑھ لینی چاہئے اور اسی قسم کی مجبوریوں میں انسان تیمّم کرے، ورنہ بلا غسل نماز نہ پڑھے اِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی عوام کو بیماری کی حالت میں خواہ وہ بیماری کیسی ہو تیمّم کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ بیماریوں کے حقائق تو اطباء سے بھی بعض اوقات مخفی رہتے ہیں کہ تیمّم مُضرّ ہے یا مُفید۔ ایک دفعہ مَیں نے رمضان کے مہینے میں روزے رکھنے شروع کئے تو میری بیماری دستوں کی رَفع ہو گئی۔ مَیں سمجھا۔ یہ روزے تو اکسیر ہیں لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ میری قوّتِ رجولیت قطعی مفقود ہو گئی۔ پھر مَیں نے اٹھارہ بیس روز خوب توبہ کی جب کہیں جا کر وہ کیفیت دُور ہوئی۔

تیمّم کا طریق یہ ہے کہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے۔ پھر پُھونک دے تا کوئی کنکر وغیرہ ہاتھ کو لگ گیا ہو تو چُھوٹ جائے۔ پھر مُنہ پر پھیر کر ہاتھ پہنچوں تک ایک دوسرے سے مَل لے۔ یہ وہ طریق ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔“

(ضمیمہ اخبار بدؔر قادیان 29 جولائی 1909ء)

فقہ احمدیہ میں تیمّم اور اس کے مسائل کے تحت لکھا ہے۔

اگر پانی کا استعمال مشکل ہو مثلاً انسان بیمار ہو یا پانی ملتا نہ ہو یا پانی نجس ہو تو نماز پڑھنے کے لئے نہانے یا وضو کرنے کی بجائے انسان تیمّم کرلے یعنی صاف و پاک مٹی یا کسی غبار والی چیز اور اگر ایسی کوئی چیز نہ ملے تو ویسے ہی کسی ٹھوس چیز پر صحتِ نماز کی نیت سے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ مارے اور ان کو پہلے منہ پر پھیرے اور پھر دونوں ہاتھوں پر۔ عام حالات میں پہنچوں تک مسح کافی ہے لیکن اگر باہیں کھلی ہوں کوٹ یا سوئٹر وغیرہ نہ پہنا ہو تو کھلی آستینیں ہوں تو پھر کہنیوں تک مسح کرنا چاہیے۔ اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگ گئی ہو تو مسح کرنے سے پہلے اُسے جھاڑ لینا جائز ہے۔

غسل واجب کے لئے اُسی طرح تیمّم کیا جاتا ہے جس طرح وضو کے لئے کیا جاتا ہے اس تیمم کے بعد انسان پاک ہو جاتا ہے اور جو نماز چاہے پڑھ سکتا ہے۔ گھر میں بھی اور مسجد میں جا کر بھی اس کے لئے کوئی روک نہیں جب تک پانی نہ ملے یا انسان اس کے استعمال پر قادر نہ ہو۔ تیمّم سے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ایک تیمّم سے کئی نمازیں پڑھنا بھی جائز ہے جن باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اس کے علاوہ پانی مل جانے یا تندرستی کے بعد پانی کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمّم باقی نہیں رہتا اور وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

تیمّم سے اگرچہ ظاہری صفائی کی غرض پوری نہیں ہوتی لیکن خیالات کو مجتمع کرنے، توجہ کو ایک طرف لگانے اور ایک اہم اور بابرکت کام کرنے کے لئے مستعدی پیدا کرنے کا مقصد اس سے حاصل ہو جاتا ہے اس کے علاوہ تصویری زبان میں منکسرانہ دعا کا رنگ بھی اس میں پایا جاتا ہے گویا تیمّم کرنے والا کہتا ہے۔ اے ہمارے خدا! تیرے پانی کے بغیر ہم خاک آلود ہوئے جاتے ہیں تیری یہ نعمت ہمیں نہ ملی تو ہمارے جسم گرد و غبار سے اَٹ جائیں گے۔ اس لیے تو جلد پانی عطا فرما۔

(فقہ احمدیہ عبادات)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ اس شخص کے لیے بھی تیمّم کی اجازت ہے، جو پانی تو پاتا ہے، مگر بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے پانی سے غسل نہیں کر سکتا یا اسے غسل کرنے میں مرض کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو۔ اس شخص کے لیے بھی تیمّم کی اجازت ہے، جو پانی تو پاتا ہے، مگر بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے پانی سے غسل نہیں کر سکتا یا اسے غسل کرنے میں مرض کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)